

کتابِ دانی ایل - نمبر سڑسٹھ

پیغمبرانہ بصیرتیں: اسلام، 11 ستمبر 2001ء، اور مشرقی ہوا کا دن

Jeff Pippenger

2024-01-31

تیسری ہائے کا اسلام 11 ستمبر، 2001ء کو نبوت کی تاریخ میں داخل ہوا، اور اسے فوراً روک دیا گیا۔ اُس وقت پچھلی بارش برسنا شروع ہوئی، لیکن وہ "نپی تلی" تھی۔

پیمانے کے ساتھ، جب وہ شاخیں نکالتا ہے، تو اس سے بحث کرے گا؛ وہ مشرقی ہوا کے دن اپنی سخت ہوا روک لیتا ہے۔ پس اسی سے یعقوب کی بدکاری پاک کی جائے گی؛ اور اس کا سارا پھل یہی ہے کہ اس کا گناہ دور ہو جائے؛ جب وہ مذبح کے سب پتھروں کو چونے کے پتھروں کی مانند کر دے گا جو ٹکڑے ٹکڑے کیے جاتے ہیں، تو بستان اور مورتیں قائم نہ رہیں گی۔ تو بھی فصیل دار شہر سنسان ہوگا، اور مسکن ترک کیا جائے گا اور بیابان کی مانند چھوڑ دیا جائے گا: وہاں بچھڑا چرائے گا، اور وہیں لیٹ جائے گا، اور اس کی شاخوں کو کھا جائے گا۔ جب اس کی ڈالیاں سوکھ جائیں گی، وہ ٹوٹ جائیں گی: عورتیں آئیں گی اور انہیں آگ لگا دیں گی: کیونکہ یہ ہے فہم قوم: اس لیے جس نے انہیں بنایا اس کو ان پر رحم نہ ہوگا، اور جس نے انہیں صورت دی وہ ان پر عنایت نہ کرے گا۔ اور اس روز ایسا ہوگا کہ خداوند دریا کے دھارے سے لے کر مصر کی ندی تک چھانٹ نکالے گا، اور اے بنی اسرائیل، تم ایک ایک کر کے جمع کیے جاؤ گے۔ اور اس روز ایسا ہوگا کہ بڑا نرسنگا پھونکا جائے گا، اور جو اشور کے ملک میں ہلاک ہونے کو تھے وہ آجائیں گے، اور جو مصر کے ملک میں نکال دیے گئے تھے وہ بھی، اور وہ یروشلم میں کوہ مقدس پر خداوند کی عبادت کریں گے۔ اشعیا 13-27:6

"مشرقی ہوا کا دن" آخری بارش کی آمد کی نشاندہی کرتا ہے، اور تیسری مصیبت کے اسلام کی بھی۔ یہ اُس تاریخ کے آغاز کی بھی نشاندہی کرتا ہے جہاں "یعقوب کی بدی پاک کی جاتی ہے"۔ "مشرقی ہوا کا دن" 11 ستمبر 2001ء کو آیا، اور اسی وقت زندگی کی عدالت شروع ہوئی۔ زندگی کی عدالت تیسرے فرشتے کا اختتامی کام ہے، اور وہیں ایک لاکھ چوالیس ہزار کے گناہوں کے ازالے کا آغاز ہوا۔ جب اشعیا نے لکھا، "اسی سے"، تو اس کا مطلب یہی تھا۔

"اسی سے" سے پہلے آنے والے الفاظ یہ ہیں: "پیمائش کے ساتھ، جب وہ پھوٹتا ہے، تو اس سے مجادلہ کرے گا؛ وہ مشرقی ہوا کے دن اپنی سخت ہوا کو روک لیتا ہے۔" "اسی سے" ان مخصوص آزمائشی سچائیوں کی نشاندہی کرتا ہے جو یعقوب کی نمائندگی کرنے والوں سے گناہ کو پاک کرتی ہیں۔ ان سچائیوں میں واقعہ (9/11) شامل ہے، جو بارانِ آخر کی آمد کی علامت ہے۔ ان سچائیوں میں بارانِ آخر کی تعریف بطور "ایک پیغام" بھی شامل ہے، اور یہ "پیغام" اسلام ہے۔ اس میں یہ حقیقت بھی شامل ہے کہ "مشرقی ہوا" تیسری مصیبت میں اسلام کی طرف اشارہ ہے، اور اس میں اسلام کی بعد ازاں روک تھام (روک رکھنا) کی نبوی خصوصیت بھی شامل ہے۔

خود آزمائش کی نمائندگی "بحث" سے ہوتی ہے، جو 11 ستمبر 2001ء کو شروع ہوئی۔ یرمیاہ کو، جب وہ پہلی مایوسی کی نمائندگی کر رہا تھا، یہ نصیحت کی گئی کہ وہ خدا کی طرف "رجوع" کرے اور قیمتی کو ردی سے جدا کرے۔ آزمائشی پیغام کا "پھل" عبادت گزاروں کے دو طبقات پیدا کرتا ہے۔

نادانوں کی سزا یوں بیان کی گئی ہے کہ "جب وہ مذبح کے تمام پتھروں کو چونے کے ان پتھروں کی مانند کر دے گا جو ٹکڑے ٹکڑے کر دیے گئے ہوں، تو درختوں کے جھنڈ اور بت قائم نہ رہیں گے۔" یسعیاہ باب اٹھائیس اور انتیس میں ان لوگوں کے خلاف اعلان کا حوالہ دے رہا ہے جو چیزوں کو الٹ پلٹ کر

دیتے ہیں۔ وہ وہی لوگ ہیں جو مہر لگی ہوئی کتاب کو سمجھ نہیں سکتے۔ شریروں کے کام (ثمر) کو کمہار کی مٹی کی مانند سمجھا جائے۔

پس دیکھو، میں اس قوم کے درمیان ایک عجیب اور حیرت انگیز کام کروں گا؛ کیونکہ ان کے داناؤں کی حکمت ہلاک ہو جائے گی اور ان کے سمجھداروں کی سمجھ چھپا دی جائے گی۔ افسوس اُن پر جو اپنی مشورت کو خداوند سے چھپانے کے لیے بڑی گہرائی تک جاتے ہیں، اور ان کے کام اندھیرے میں ہوتے ہیں، اور وہ کہتے ہیں، ہمیں کون دیکھتا ہے؟ اور ہمیں کون جانتا ہے؟ یقیناً تمہاری یہ الٹ پھیر کمہار کی مٹی کے مانند سمجھی جائے گی؛ کیونکہ کیا بنائی ہوئی چیز اپنے بنانے والے کے حق میں کہے گی کہ اس نے مجھ نہیں بنایا؟ یا جو چیز ڈھالی گئی وہ اپنے ڈھالنے والے کے حق میں کہے گی کہ اسے سمجھ نہ تھی؟ یسعیاہ 29:14-16.

بدکاروں کا کام کمہار کی مٹی کی مانند ہوگا، اور باب ستائیس میں ان کے کام کو اسی طرح پیش کیا گیا ہے کہ گویا وہ چونے کے پتھر ہیں جو کوٹ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیے جاتے ہیں۔ چونا یا کمہار کی مٹی آسانی سے پیس کر سفوف بنا دی جاتی ہے، اور "قربان گاہ کے سب پتھر ایسے چونے کے پتھر ہو جائیں گے جو پیس کر ٹکڑے ٹکڑے کیے جاتے ہیں" کی تمثیل، اور اس کے ساتھ "باغات اور مورتوں" کو گرا دینے کا کام—تاکہ وہ "قائم نہ رہیں"—وہی کام ہے جس کی نمائندگی بادشاہ یوشیاء کی اصلاح کرتی ہے۔ آخری بیداری اور اصلاح میں، جس کی نمائندگی یوشیاء کی اصلاح کرتی ہے، ایڈونٹسٹ کارپوریٹ ڈھانچہ ویران ہو جائے گا، کیونکہ "قلعہ بند شہر ویران ہوگا، اور مسکن ترک کر دیا جائے گا، اور بیابان کی مانند چھوڑ دیا جائے گا۔" ان کے تمام کام، یعنی دنیا بھر کی ہزاروں کلیسائیں، اسکول، کالج، جامعات، اسپتال اور دفتری عمارتیں، نبوتی معنوں میں بے وقعت غبار میں پیس دی جائیں گی۔

اراکین کی صف بھی ویران ہو جائے گی، کیونکہ وہ "بے فہم لوگ" "مرجھائی ہوئی" "شاخوں" کی مانند ہوں گے جو "توڑ دی جائیں گی" "اور آگ لگا دی جائیں گی"، کیونکہ "جس نے انہیں بنایا وہ ان پر رحم نہ کرے گا، اور جس نے انہیں صورت دی وہ ان پر کوئی فضل نہ دکھائے گا۔"

جب وہ جدائی جو آزمائشی پیغام کے وسیلے عمل میں آتی ہے مکمل ہو جاتی ہے، تو مکاشفہ باب اٹھارہ کی دوسری آواز خدا کی دیگر بھیڑوں کو بابل سے باہر بلاتی ہے، کیونکہ اُس دن "یہ واقعہ ہوگا" کہ بڑا نرسنگا پھونکا جائے گا، اور جو آشور کے ملک میں ہلاک ہونے کے نزدیک تھے اور جو مصر کے ملک میں جلاوطنی کی حالت میں تھے، وہ آئیں گے اور یروشلم کے مقدس کوہ پر خداوند کی عبادت کریں گے۔"

وہ عبارت (اشعیاہ باب ستائیس، آیات آٹھ تا تیرہ) جس پر ہم غور کر رہے ہیں، اس نبوتی تاریخ کی نشان دہی کرتی ہے جو 11 ستمبر 2001 کو شروع ہوئی، اور ان لوگوں کی آزمائش اور تطہیر کو واضح کرتی ہے جو بالآخر خدا کے دوسرے ریوڑ کو بابل سے باہر بلائیں گے۔ اسی باب کی ابتدائی آیات ایک گیت کی نشان دہی کرتی ہیں جو اسی تاریخ کے دوران گایا جانا ہے۔

اس روز اس کے لیے گیت گاؤ: سرخ مے کا ایک تاکستان۔ میں، خداوند، اس کی نگہبانی کرتا ہوں؛ میں ہر لمحہ اسے سیراب کروں گا، تاکہ اسے کوئی نقصان نہ پہنچے، میں دن رات اس کی حفاظت کروں گا۔ غضب مجھ میں نہیں؛ کون ہے جو جنگ میں میرے مقابلے پر جھاڑیاں اور کانٹے کھڑے کرے؟ میں ان کے بیچ سے گزر جاؤں گا، میں انہیں اکٹھا جلا دوں گا۔ یا وہ میری قوت کو تھام لے تاکہ وہ مجھ سے صلح کرے؛ اور وہ مجھ سے صلح کرے گا۔ وہ یعقوب کی نسل کو جڑ پکڑائے گا؛ اسرائیل پھولے گا اور کونپلیں نکالے گا، اور دنیا کے چہرے کو پھل سے بھر دے گا۔ کیا اُس نے اسے اسی طرح مارا ہے جیسے اُس نے انہیں مارا جو اسے مارتے تھے؟ یا کیا وہ ان کے قتل کے مطابق مارا گیا ہے جو اُس کے ہاتھ سے مارے گئے؟ یسعیاہ 7:27-27

تاکستان کا گیت وہ گیت ہے جو سب سے پہلے خدا کی قوم کو اُس تاکستان کے طور پر متعارف کراتا ہے جس سے اُس نے محبت کی تھی اور جس کی دیکھ بھال کی تھی۔ پھر یہ ہر اُس شخص کے لیے قبولیت

کا وعدہ پیش کرتا ہے جو مسیح کی راستبازی کو تھامنا چاہے۔ بعد ازاں یہ روح القدس کے انڈیلے جانے کے وعدے کی نشاندہی کرتا ہے، جس کی نمائندگی بارش کے دو مرحلوں سے کی گئی ہے۔ بارش کا پہلا مرحلہ شگوفوں اور کلیوں کو زندگی بخشتا ہے، اور دوسرا مرحلہ زمین کو پھل سے بھر دیتا ہے۔

انگورستان کا گیت وہ گیت ہے جو اس مدت کی نشاندہی کرتا ہے جب خدا ایک سابق برگزیدہ قوم کے پاس سے گزر رہا ہوتا ہے، جبکہ وہ ایک نئی برگزیدہ قوم کے ساتھ عہد میں داخل ہو رہا ہوتا ہے۔ آیت آٹھ سے آگے کی آیات صرف اس باب کی ابتدائی آیات کو دہراتی اور ان پر مزید وضاحت کرتی ہیں۔ باب کی پہلی آیت اسی واقعہ کی نشاندہی کرتی ہے جسے آیت آٹھ میں "مشرق کی ہوا کا دن" قرار دیا گیا ہے۔

اس دن خداوند اپنی سخت، عظیم اور زور آور تلوار سے چبھنے والے سانپ لویاتھن کو، بلکہ کچ سانپ لویاتھن کو بھی سزا دے گا؛ اور وہ اس اژدہا کو ہلاک کرے گا جو سمندر میں ہے۔ اشعیا 27:1

اژدہا شیطان ہے، لیکن ثانوی معنوں میں یہ بت پرست روم تھا۔

"پس اگرچہ اژدہا بنیادی طور پر شیطان کی نمائندگی کرتا ہے، تاہم ثانوی معنی میں وہ مشرکانہ روم کی علامت ہے۔" The Great Controversy, 439.

بت پرست روم کے دس بادشاہ، جیسا کہ دانی ایل کے باب سات اور مکاشفہ کے باب بارہ میں بیان ہوئے ہیں، آخری ایام میں مکاشفہ کے باب سترہ کے دس بادشاہوں کی نمائندگی کرتے ہیں۔

"بادشاہوں اور حاکموں اور گورنروں نے اپنے اوپر دجال کا نشان لے لیا ہے، اور ان کی نمائندگی اُس اژدہا کے طور پر کی گئی ہے جو مقدسین سے—ان سے جو خدا کے احکام پر عمل کرتے ہیں اور یسوع کے ایمان رکھتے ہیں—جنگ کرنے کو جاتا ہے۔" Testimonies to Ministers, 38.

اشعیا کی کتاب، باب 27 کی پہلی آیت اژدہا کے خلاف فیصلے کے آغاز کی نشاندہی کرتی ہے، جو "مشرقی ہوا" کے دن، 11 ستمبر 2001 کو شروع ہوا۔ زمین کے بادشاہوں اور ان کے عالمگیریت پسند تاجر شراکت داروں پر فیصلہ اُس وقت تکمیل پاتا ہے جب زمین کے مالیاتی ڈھانچے کو "مشرقی ہوا" کے ذریعے "سمندروں" کے وسط میں تباہ کر دیا جاتا ہے۔

کیونکہ دیکھو، بادشاہ جمع ہوئے؛ وہ ایک ساتھ آگے بڑھے۔ انہوں نے اسے دیکھا تو حیران ہو گئے؛ گھبرا گئے اور جلدی سے بھاگ نکلے۔ وہاں ان پر خوف طاری ہوا، اور درد، جیسے زچگی میں عورت کو۔ تو مشرق کی ہوا سے ترشیش کے جہاز توڑ ڈالتا ہے۔ زبور ۴:۴-۷

اشعیاہ کے باب ستائیس کی آیات ایک سے سات تک کا بیان آیات آٹھ سے تیرہ تک میں دہرایا اور مزید واضح کیا گیا ہے۔ یہ واضح کرتا ہے کہ "مشرقی ہوا کے دن" زمین کے بادشاہ اور سوداگر خوف سے دوچار ہوں گے، اور اس کے بعد تاریخ میں ان کا یہ خوف بڑھتا ہی جائے گا۔ یہ خوف 11 ستمبر 2001 سے کرہ ارض کے ترقی پسند عالمی پرستوں کی غیر منطقی اور عجلت پسندانہ حرکات کی نشاندہی کرتا ہے، جب سے وہ اپنے ایجنڈے کو عقلاً متوقع حد سے بھی زیادہ، اور کہیں زیادہ جارحانہ انداز میں، آگے بڑھا رہے ہیں۔ شیطان اور اس کے نمائندے—زمین کے سوداگر اور بادشاہ (یعنی عالمی پرست)—اژدہا کی علامت کے طور پر جانتے ہیں کہ ان کے پاس وقت کم رہ گیا ہے۔

پس اے آسمانوں اور ان میں بسنے والو، خوش ہو۔ افسوس زمین اور سمندر کے بسنے والوں پر! کیونکہ ابلیس بڑے قہر کے ساتھ تمہارے پاس اتر آیا ہے، اس لیے کہ وہ جانتا ہے کہ اس کے پاس تھوڑا ہی وقت ہے۔ مکاشفہ ۱۲:۱۲.

مشرقی ہوا کا وہ دن جس نے 2001 میں معاشی بحران پیدا کیا، جو چلے عالمگیریت پسند میڈیا کچھ بھی دعویٰ کرے، صرف بدتر ہوتا گیا ہے، وہ مسئلہ ہے جو دنیا کو اس موڑ پر درپیش ہے جب اڑدہا جانتا ہے کہ اس کا وقت کم رہ گیا ہے۔ پھر وہ پوری زمین پر قابو پانے کے لیے اپنی سرگرمیوں میں تیزی لاتا ہے، اور وہ ایسا اس وقت کرتا ہے جب "Woe" (تیسرا Woe) "زمین اور سمندر کے رینے والوں" پر نازل کیا جاتا ہے۔

تیسری مصیبت (مشرقی ہوا) سے متعلق اسلام کی آمد نے، 11 ستمبر 2001 کو، ایک معاشی تباہی پیدا کی جس نے عالمیت پسندوں کو مجبور کیا کہ وہ کرہٴ ارض پر ایک عالمی حکومت مسلط کرنے کی اپنی کوششیں تیز کر دیں۔ اس کے باوجود اسلام اپنا کردار ادا کرتا رہتا ہے۔ شاید بائبل کی پیشین گوئی کی علامت کے طور پر اسلام کے بارے میں سب سے سنجیدہ انکشاف اسلام کے اولین ذکر میں ملتا ہے۔

اور خداوند کے فرشتے نے اُس سے کہا، دیکھ، تُو حاملہ ہے، اور ایک بیٹے کو جنم دے گی، اور اُس کا نام اسمعیل رکھنا؛ کیونکہ خداوند نے تیری مصیبت سن لی ہے۔ اور وہ جنگلی انسان ہوگا؛ اُس کا ہاتھ ہر ایک کے خلاف، اور ہر ایک کا ہاتھ اُس کے خلاف ہوگا؛ اور وہ اپنے سب بھائیوں کے سامنے سکونت کرے گا۔ پیدائش 16:11، 12۔

خدا کا کلام کبھی ناکام نہیں ہوتا۔ جبکہ اسلام دردِ زہ میں مبتلا عورت کی مانند تکلیفیں پیدا کرتا چلا جا رہا ہے، کچھ لوگ جو یہ تک مان لیتے ہیں کہ بائبل کی نبوت میں اسلام کی نشاندہی کی گئی ہے، ابھی تک ان دو آیات میں موجود واضح حقیقت کو سمجھ نہیں پائے۔ کچھ یہ سمجھتے ہوں گے کہ یہی اسلام ہے جو روئے زمین کے ہر انسان کو ایک مشترک دشمن کے خلاف متحد کرتا ہے، اور یہ یقیناً درست ہے۔ پھر بھی آیت کے آخری فقرے میں زیادہ سنگین حقیقت ہے۔ دنیا 11 ستمبر 2001 کو ہل گئی تھی، اور حال ہی میں اس سال 7 اکتوبر کو حماس کے اسرائیل پر حملے سے پھر سے ہل گئی ہے۔ لیکن کوئی یہ دیکھنے پر آمادہ نہیں کہ جنگ و جدال اور ناگہانی تباہی کی روح اسماعیل کے تمام بھائیوں کے "سب کے سامنے" موجود ہے۔

جب سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، قطر، کویت، برونائی اور بحرین جیسے اسلامی ممالک کی جانب سے اچانک حملہ کیا جائے گا تو کس قسم کی تباہی برپا ہوگی؟ "اس کے تمام بھائیوں" میں اسماعیل کی روح موجود ہے، اور افغانستان یا عراق جیسے ممالک سے تیسری مصیبت کے نتیجے میں جو جنگ اب تک سامنے آئی ہے، وہ اس وقت بالکل مختلف ہوگی جب اسماعیل کی پیشین گوئی مکمل طور پر پوری ہو جائے گی۔ پاکستان کے پاس کتنے ایٹمی بم ہیں؟

اسلامی جنگ کا نبوتی وصف، جیسا کہ پہلی اور دوسری اسلامی آفت میں دکھایا گیا ہے، اچانک، غافلگیر حملے ہیں۔ کیا خوشحال اسلامی ممالک میں اتنے مالی وسائل موجود ہیں کہ وہ خفیہ طور پر ایسے ہتھیار حاصل یا تیار کر سکیں جو ایندھن سے لدے جیٹ طیاروں، کار بموں، جلتے ہوئے ٹائروں، آبروریزی اور چاقوؤں سے زیادہ پیچیدہ اور زیادہ مہلک ہوں؟ کیا خدا کے کلام پر یقین کیا جائے؟

ملر کے خواب کے تمام جواہر آخری ایام میں آزمائشی سچائیاں بن جاتے ہیں، اگر کچھ نہیں تو کم از کم اس حقیقت کی حد تک کہ اُن سچائیوں کو رد کر دیا گیا ہے اور نبوت نشان دہی کرتی ہے کہ وہ بحال ہو جائیں گی۔ لیکن اُن جواہر میں سے بعض، جیسے آسمانی مقدس میں مسیح کا کام اور تیسری وائے کا اسلام، ایسی پیشگوئیوں کی نشان دہی کرتے ہیں جو صرف نہایت آخری ایام میں ہی پوری ہوں گی۔ ان میں سے ایک قدس الاقداس میں مسیح کے کام کی نمائندگی کرتا ہے، جو یقیناً موجودہ وقت کی ایک آزمائشی سچائی ہے، اور دوسرا آدھی رات کی پکار کے پیغام کی نشان دہی کرتا ہے، جو پھر سے ایک موجودہ آزمائشی سچائی ہے۔

وہ ربط جو ملرائیٹ تحریک اور 1989 کے وقت انجام کو ایک ساتھ بنتا ہے، اور جو آگے چل کر ایک لاکھ چوالیس ہزار کی تحریک کو متعارف کراتا ہے، وہ "سات اوقات" ہیں—جو ملر کا پہلا جواہر تھا اور جسے سب سے پہلے ایک طرف رکھ دیا گیا جب ایڈونٹسٹ تحریک پرانے راستوں سے ہٹ گئی۔ 1863 کی بغاوت سے لے کر 1989 کے وقت انجام تک ایک سو چھبیس سال "سات اوقات" کی نمائندگی کرتے ہیں۔ دو ہزار پانچ سو بیس کو بارہ سو ساٹھ کے دو ادوار میں تقسیم کیا گیا تھا، اور بارہ سو ساٹھ کا دسواں حصہ، یعنی عشر، ایک سو چھبیس بنتا ہے۔ وہ پتھر جسے معماروں نے رد کیا تھا اتنا طویل المدت ہے کہ وہ تین فرشتوں کی پہلی اور آخری تحریکوں کو جوڑ دیتا ہے۔ اس طرح یہ واضح کرتا ہے کہ "سات اوقات" کی سچائی بھی موجودہ آزمائشی سچائی ہے، اور یہ کہ یہ وہ سچ ہے جو اب محض بنیاد کا پتھر نہیں رہتا بلکہ سر زاویہ بن جاتا ہے۔

اب ہم کتاب دانی ایل میں دریائے اُلانی کے رویا کے ذریعے نمایاں کی گئی میلرائٹ تحریک میں علم میں اضافے پر اپنے غور و فکر کو چھوڑتے ہیں اور اپنی توجہ دریائے حدیقل کے رویا کی طرف موڑتے ہیں، جو ایک لاکھ چوالیس ہزار کی تحریک میں علم میں اضافے کی نمائندگی کرتا ہے۔

اب ہم ایڈونٹزم کی چار نسلوں پر غور کرنے سے آغاز کریں گے، جو 1863 سے 1989 تک کے ایک سو چھبیس برسوں پر محیط ہیں۔

ہم اس مطالعے کا آغاز اگلے مضمون میں کریں گے۔

اور ایسا ہوا کہ چھٹے برس، چھٹے مہینے کی پانچویں تاریخ کو، جب میں اپنے گھر میں بیٹھا تھا اور یہوداہ کے بزرگ میرے سامنے بیٹھے تھے، تب وہاں مجھ پر خداوند خدا کا ہاتھ آیا۔ پھر میں نے دیکھا، اور دیکھو ایک صورت آگ کی مانند تھی: اس کی کمر سے نیچے تک آگ ہی آگ تھی، اور اس کی کمر سے اوپر تک چمک کی مانند تھا، جیسے کہ کہربا کا رنگ۔ اور اُس نے ہاتھ کی سی ایک صورت آگے بڑھائی اور میرے سر کے بال کی ایک لٹ سے مجھے پکڑا؛ اور روح نے مجھے زمین اور آسمان کے درمیان اٹھا لیا، اور خدا کی رویا میں مجھے یروشلم، اس اندرونی پہاڑ کے دروازے تک لے گیا جو شمال کی طرف رخ کیے ہوئے تھا؛ جہاں غیرت دلانے والی مورت کا مقام تھا، جو غیرت دلاتی ہے۔ اور دیکھو، اسرائیل کے خدا کا جلال وہاں تھا، اسی رویا کے مطابق جو میں نے میدان میں دیکھی تھی۔ تب اُس نے مجھ سے کہا، اے ابن آدم، اب اپنی آنکھیں شمال کی طرف اٹھا۔ پس میں نے شمال کی طرف اپنی آنکھیں اٹھائیں، اور دیکھو، قربانگاہ کے پہاڑ پر، مدخل میں، یہ غیرت دلانے والی مورت موجود تھی۔ پھر اُس نے مجھ سے کہا، اے ابن آدم، کیا تو دیکھتا ہے کہ یہ کیا کرتے ہیں؟ یعنی وہ بڑی بڑی مکروہات جو اسرائیل کا گھر یہاں کرتا ہے، تاکہ میں اپنے مقدس سے دور ہو جاؤں؟ لیکن تو پھر بھی پلٹ کر دیکھ، تو اس سے بھی بڑی مکروہات دیکھ گا۔ اور وہ مجھے صحن کے دروازے پر لایا؛ اور میں نے دیکھا تو دیکھو، دیوار میں ایک سوراخ تھا۔

تب اُس نے مجھ سے کہا، اے ابن آدم، اب دیوار میں کھود۔ اور جب میں نے دیوار میں کھودا تو دیکھ، ایک دروازہ تھا۔ اور اُس نے مجھ سے کہا، اندر جا، اور وہ شرارت بھرے مکروہ کام دیکھ جو وہ یہاں کرتے ہیں۔ چنانچہ میں اندر گیا اور دیکھا؛ اور دیکھ، ہر طرح کے رینگنے والے جانور اور گھناؤنے حیوان، اور اسرائیل کے گھرانے کے سب بت، چاروں طرف دیوار پر کندہ تھے۔ اور اُن کے سامنے اسرائیل کے گھرانے کے ستر بزرگ کھڑے تھے، اور اُن کے بیچ میں شافان کا بیٹا یعزنیاہ کھڑا تھا، ہر ایک کے ہاتھ میں اپنا مجمرہ تھا؛ اور بخور کا گھنا بادل اوپر اٹھ رہا تھا۔ پھر اُس نے مجھ سے کہا، اے ابن آدم، کیا تو نے دیکھا کہ اسرائیل کے گھرانے کے بزرگ اندھیرے میں کیا کرتے ہیں، ہر ایک اپنے تصویری کمروں میں؟ کیونکہ وہ کہتے ہیں، خداوند ہمیں نہیں دیکھتا؛ خداوند نے زمین کو ترک کر دیا ہے۔ اُس نے مجھ سے یہ بھی کہا، پھر پلٹ کر دیکھ، تو اُن سے بھی بڑے مکروہ کام دیکھ گا جو وہ کرتے ہیں۔ پھر وہ مجھے خداوند کے گھر کے اُس پہاڑ کے دروازے تک لایا جو شمال کی طرف تھا؛ اور دیکھ، وہاں عورتیں تموز کے لیے روتی بیٹھی تھیں۔ تب اُس نے مجھ سے کہا، اے ابن آدم، کیا تو نے یہ دیکھا؟ پھر

بھی پلٹ کر دیکھ، تو ان سے بھی بڑے مکروہ کام دیکھے گا۔ اور وہ مجھے خداوند کے گھر کے اندرونی صحن میں لے آیا، اور دیکھ، خداوند کی بیکل کے دروازے پر، برآمدے اور قریبان گاہ کے درمیان، کوئی پچیس کے قریب آدمی تھے، جن کی پشتیں خداوند کی بیکل کی طرف اور ان کے چہرے مشرق کی طرف تھے؛ اور وہ مشرق کی طرف سورج کو سجدہ کر رہے تھے۔ پھر اُس نے مجھ سے کہا، اے ابن آدم، کیا تو نے یہ دیکھا؟ کیا یہ یہوداہ کے گھرانے کے لیے معمولی بات ہے کہ وہ یہاں وہ مکروہ کام کریں جو وہ کرتے ہیں؟ کیونکہ انہوں نے زمین کو ظلم سے بھر دیا ہے، اور پھر آ کر مجھے غصہ دلانے لگے ہیں؛ اور دیکھ، وہ شاخ اپنی ناک تک لگاتے ہیں۔ اس لیے میں بھی قہر میں نمٹوں گا؛ میری آنکھ نہ ترس کھائے گی اور نہ میں رحم کروں گا؛ اور خواہ وہ بلند آواز سے میرے کانوں میں فریاد کریں، تو بھی میں ان کی نہ سنوں گا۔ حزقی ایل 1-8:18.